''کپورہ ڈش'' کا شرعی حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام اس بارہ میں کہ فیصل آباد و لاہور کی طرح بڑے شہروں میں بکرے کے عام طور پر ''کپورے'' ہوٹلوں پر استعمال کیے جارہے ہیں اسے ''کپورہ ڈش'' کہا جاتا ہے۔ اس کا شرعاً کیا حکم ہے؟ سائل: کلیم اللہ رحیمی، ایوب کالونی فیصل آباد

الجواب بعون الوهّاب

صورتِ مسئولہ میں حلال جانور کے بھی چند اجزاء ایسے ہیں جن کا کھانا شرعاً درست نہیں ہے، حدیث شریف میں ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے بکرے کے یہ اجزاء ناپسند فرمائے ہیں مثلاً: نر و مادہ کی شرمگاہیں، کپورے، غدود، پتہ، مثانہ، بوقت ذبح بہنے والا خون۔ الفاظ حدیث ذیل میں ہیں۔

محمد قال اخبرنا عبدالرحمن بن عمرو الاوزاعی عن واصل بن ابی حمیل عن مجاهد قال کره رسول الله ﷺ من الشاة سبعا المرارة و المثانة و الغدة و الحیا و الذکر و الانثیین و الدم و کان رسول الله ﷺ یحب من الشاة مقدمها. (کتاب الاٰثار، ص۱۸۷، باب ما یکره من الشاة)

حضرات فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہم نے بھی فرمایا ہے کہ جیسے دوسری چیزیں مکروہ تحریمی ہیں اسی طرح کپورے بھی مکروہ تحریمی ہیں لہٰذا ان کا کھانا، بیچنا، پکانا شریعت اسلامیہ میں مکروہ تحریمی (یعنی حرام کے قریب) ہے۔ (بدائع الصنائع، ج۵، ص۶۱۔ البحر الرائق، ج۸، ص۴۸۵۔ فتاویٰ عالمگیریه، ج۵، ص۲۹۰۔ طحطاوی علی الدر، ج۴، ص۳۶۰۔ مراسیل ابی داؤد، ص۷)

نیز بیمار کو بھی پرہیز کرنا چاہیے جبکہ ان کے متبادل حلال چیزوں سے علاج ہوسکتا ہے تو غلیظ چیز سے علاج کیوں کریں۔ فقط والله اعلم بالصواب

کتبهٗ العبد محمد اعظم ہاشمی غفرلهٗ الغنی

۲۳؍رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ



تصدیق

محقق العصر حضرت مولانا مفتی سیّد عبدالقدوس ترمذی صاحب مدظلہم

(صدر مفتی جامعہ حقانیہ ساہیوال ضلع سرگودھا)

الجواب صحیح

احقر عبدالقدوس ترمذی غفرلهٗ

جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

۲۸/۱۰/۲۸ھ

دار الافتاء جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا